فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور حق مہر کے طور پر اپنی ایک بیٹی اور حمل عورت کو دے دیا، کیا حق مہر ادا ہوا یا نہیں؟

جواب: بیٹی اور حمل کو مہر کے طور پر دینا ناجائز اور حرام ہے، اس سے مہر ادا نہ ہوا، پورا حق مہر شوہر کے ذمہ ہے۔

سوال: شوہر بیوی کو تنخواہ پکڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اخراجات میں سے جو رقم بچ جائے، وہ حق مہر میں شمار ہوگی، کیا اس سے حق مہر ادا ہو جائے گا؟

جواب: اخراجات سے جتنی رقم زائد بچ جاتی ہے، وہ حق مہر میں محسوب ہوگی، کیونکہ شوہر نے وہ رقم مہر کے طور پر دی ہے، لہٰذا جس مہینے مقررہ مہر کی رقم پوری ہو جائے گی، اس وقت شوہر کی طرف سے پورا حق مہر ادا ہو جائے گا۔

سوال: مہر کی رقم شوہر کی جائیداد سے وصول ہوگی یا شادی کرانے والے سے؟

جواب: مہر شوہر کے ذمہ ہوتا ہے، نہ کہ شادی کرانے والے کے۔ اس لیے شوہر کی وفات کی صورت میں اس کے ترکہ سے مہر ادا کیا جائے گا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے مہر معاف کرنے کی درخواست کی، تو اس نے کہا کہ مہر معاف کرتی ہوں، لیکن اگر تمہاری وفات کے بعد تمہاری دوسری بیوی کے بیٹے نے مجھ سے جھگڑا کیا، تو میں عدالت کے ذریعے اپنا مہر تمہارے ترکہ سے لوں گی، تو کیا یہ مہر معاف ہوا یا نہیں؟

جواب: مہر کی معافی کو معلق کرنا جائز ہے۔ مذکورہ صورت میں اگر شوہر کی دوسری بیوی کا بیٹا جھگڑا کرے گا، تو عورت مہر کی حق دار ہوگی اور عدالت کے ذریعہ مہر ترکہ سے وصول کرنے کی مجاز ہوگی اور اگر دوسری بیوی کا بیٹا جھگڑا نہیں کرتا، تو مہر معاف ہوگا اور عورت ترکہ سے مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتی، واللہ اعلم!

سوال: لڑکا لڑکی بالغ ہیں، دونوں کا نکاح ہوا اور حق مہر کی مقدار بھی طے ہوئی، کیا نکاح ہوجانے کے بعد عورت مہر کی مقدار میں اضافے کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: نکاح ہوجانے کے بعد عورت مقررہ مہر سے زائد کی درخواست کرسکتی ہے، اگر شوہر وہ درخواست مان لے، تو درست، ورنہ نکاح پھر بھی قائم رہے گا۔

سوال: نکاح کے بعد شوہر نے مقررہ مہر میں اضافہ کی درخواست قبول کرلی، تو اس پر کتنا مہر دینا لازم ہوگا؟

جواب: جب عورت نے مہر میں اضافہ کی درخواست کی اور شوہر نے بخوشی درخواست قبول کرلی، تو اب اس پر مقررہ مہر سے زائد کی ادائیگی بھی ہوگی۔

سوال: بیوی کو ابھی مہر وصول نہیں ہوا تھا، شوہر نے طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کرلیا، کیا شوہر پر دونوں نکاحوں کا حق مہر ادا کرنا ضروری ہے یا صرف بعد والے نکاح کا یا پہلے والے نکاح کا؟

جواب: شوہر پر دونوں نکاحوں کا حق مہر ادا کرنا لازم ہوگا۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تو طلاق دے دے گا، تو میں مہر معاف کردوں گی، شوہر نے قبول کرلیا، اب عورت نے مہر معاف کردیا، مگر شوہر نے طلاق دینے سے انکار کردیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب شوہر نے طلاق نہیں دی، تو مہر بھی معاف نہیں ہوا، کیونکہ مہر کی معافی طلاق سے مشروط تھی، لہٰذا جب شرط پوری نہیں، تو مشروط بھی پورا نہ ہوگا، عورت حق مہر کا مطالبہ کرنے کی مجاز ہے۔

(سوال): کیا زنا سے حق مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب): بیوی غیر مرد سے زنا کر لے، تو بھی شوہر سے مہر کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی۔

(سوال): اگر شوہر نے زانیہ بیوی کو معاف کر دیا، تو کیا شوہر سے اس کا مؤاخذہ ہوگا اور کیا شوہر کے معاف کر دینے سے زنا کا گناہ ختم ہو جائے گا؟

(جواب): زانیہ نے اپنے شوہر کے حقوق کو بھی پامال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے بھی تجاوز کیا ہے۔ اس لیے اگر شوہر اپنا حق معاف کر دے، تو شوہر کی حق تلفی کا گناہ معاف ہو جائے گا، مگر اللہ تعالیٰ کی حد توڑنے کا گناہ اس کے سر پھر بھی ہے، اب چاہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے معاف کر دے، چاہے تو سزا دے دے۔

(سوال): اگر بیوی کو مہر ادا نہیں کیا اور بیوی نے خلع لے لیا، کیا اس کے بعد وہ حق مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(جواب): خلع والی عورت کو اگر ابھی تک مہر وصول نہیں ہوا، تو وہ شوہر سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر مہر وصول ہو چکا ہے، تو خلع کے وقت مہر کی رقم شوہر کو واپس کرنا ہوگی، البتہ اگر شوہر معاف کر دے، تو کوئی حرج نہیں۔

❀ حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

''وہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے اندھیرے میں باہر تشریف لائے، تو حبیبہ بنت

سہل کو اپنے دروازے پر پایا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کون؟ انہوں نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا پریشانی ہے؟ (اس نے کہا:) میرا ثابت بن قیس کے ساتھ رہنا محال ہے۔ جب ثابت بن قیس آئے، تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہیں اور اس نے جو اللہ کو منظور تھا، بیان کر دیا ہے۔ حبیبہ کہنے لگی: اللہ کے رسول! انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا، وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا: ان سے لے لیں۔ پس انہوں لے لیا اور وہ اپنے گھر جا بیٹھیں۔''

(موطأ الإمام مالك : 564/2، مسند الإمام أحمد : 433/6، 434، سنن أبي داوٗد : 2227، سنن النّسائي : 3492، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۸۰) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے سے ڈرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔''

(صحيح البخاري : 5276)

(سوال): اگر نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور طلاق کے بعد فریقین مہر کی مقدار میں اختلاف کریں، تو کتنا مہر لازم ہوگا؟

(جواب): شوہر کو مہر مثل ادا کرنا لازم ہو گا، یعنی جو مہر عورت کی بہنوں یا دادھیالی خاندان کی عورتوں کو دیا گیا، اتنا مہر دینا شوہر کے ذمہ ہوگا۔

(سوال): عورت بدچلن تھی، طلاق دے دی، کیا مہر واجب ہوگا؟

(جواب): ہرصورت مہر واجب ہوگا، زنا سے بھی حق مہر ساقط نہیں ہوتا۔

(سوال): نکاح کے وقت لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا، مطالبہ پر لڑکے والوں نے رقم ادا کر دی، کیا یہ رقم حق مہر میں شمار ہوگی یا نہیں؟

(جواب): لڑکی والوں نے جو رقم کا مطالبہ کیا، وہ جائز نہیں، مگر یہ رقم حق مہر میں محسوب نہ ہوگی، کیونکہ مہر بیوی کا حق ہے۔

(سوال): خلوت سے پہلے شوہر وفات پا جائے، تو بیوی کو کتنا مہر ملے گا؟

(جواب): شوہر خلوت سے پہلے وفات پا جائے، تو بیوی پورے مہر کی حق دار ہوگی اور وہ مہر شوہر کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا، بیوی چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، نیز وراثت میں بھی حصہ دار ہوگی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا، جس نے کسی عورت سے شادی کی، نہ تو اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے مباشرت کی اور فوت ہو گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ نے ان کو واپس کر دیا، پھر کہنے لگے: میں اس بارے میں اپنی رائے ہی پیش کرتا ہوں۔ اگر درست ہوئی، تو اللہ کی طرف سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی، تو میری طرف سے ہوگی، میری رائے تو یہ ہے کہ اسے اس جیسی (دیگر) خواتین کے برابر مہر ملے گا، نہ کم ہو گا، نہ زیادہ، وہ

میراث کی حقدار بھی ہوگی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے۔سیدنا معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو رواس کی خاتون بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا۔بنو رواس، بنو عامر بن صعصعہ کا ایک خاندان ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 480/3، سنن أبي داوٗد : 2115، سنن النّسائي : 3359، سنن التّرمذي : 1145، سنن ابن ماجه : 1891، صحيحٌ)

سوال: مہر معجّل میں شوہر مفلس ہوجائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہرصورت مہر شوہر کے ذمہ ہے، عورت کسی بھی وقت مطالبہ کرسکتی ہے۔

سوال: نکاح کے وقت عورت سے مہر کے متعلق نہیں پوچھا اور نکاح کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح صحیح ہے۔اب مہر کی جس مقدار پر عورت راضی ہو، وہ درست ہے، اگر عورت اسی مہر پر راضی ہو، جو شوہر نے مقرر کی ہے، تو بھی درست ہے، البتہ اگر شوہر اور بیوی میں مہر کی مقدار پر اختلاف ہوجائے، تو مہر مثل مقرر ہوگا۔

سوال: جو مکان مہر میں لکھ دیا گیا، کیا عورت اسے فروخت کرسکتی ہے؟

جواب: جب مہر میں مکان دے دیا گیا، تو بیوی اس کی مالکہ ہے، اس میں تصرف کا اختیار رکھتی ہے۔

سوال: شوہر کی وفات کے بعد مہر کا مطالبہ اس کے والد سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: شوہر کی وفات کے بعد مہر کی رقم ترکہ سے ادا کی جائے گی، شوہر کے والد سے حق مہر کا مطالبہ کرنا درست نہیں۔

سوال: کیا اولاد ہونے سے حق مہر میں کمی ہو جاتی ہے؟

جواب: جو مہر نکاح میں مقرر کیا، اس کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہے، اولاد ہونے سے حق مہر میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

سوال: عورت کا انتقال ہو گیا، اس کی کوئی اولاد نہیں، کیا مہر کے حق دار عورت کے بہن بھائی ہو سکتے ہیں؟

جواب: عورت کے مہر کے حق دار وہی ہیں، جو اس کی وراثت کے حق دار ہیں۔

سوال: مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد عدت اور مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: مرزائی مرتد کافر ہیں، ان سے نکاح نہیں ہوتا۔ جب عورت نکاح فسخ کرے، تو وہ مہر کی حق دار نہیں ہوتی، البتہ اس پر ایک حیض عدت ہے۔

سوال: اگر لڑکی غیر مدخولہ ہو اور اس کا شوہر رخصتی سے پہلے پاگل ہو کر گھر سے غائب ہو چکا ہو، چھ سال سے اس کی کوئی خبر نہیں، تو کیا لڑکی کو مہر ملے گا اور اگر ملے گا، تو وہ اس کا مطالبہ کس سے کرے گی؟

جواب: جو پاگل شوہر برسوں سے مفقود الخبر ہو، تو اس کی منکوحہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، پورے مہر کی حق دار ہوگی اور مہر کی ادائیگی شوہر کے ترکہ سے کی جائے گی۔

سوال: جس عورت کی شرمگاہ فطری طور پر مختلف ہو اور اس سے مجامعت ممکن نہ ہو، تو کیا وہ مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب: جس عورت سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو، تو طلاق کی صورت میں نصف مہر شوہر کے ذمہ ہوگا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾(البقرة: ٢٣٧)

''تم نے خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر کیا تھا، تو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا ضروری ہے۔''

سوال: کیا لڑکی کی وفات کے بعد باپ مہر کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد مہر کی رقم ترکہ بن جاتی ہے، اب ترکہ میں جو حصہ باپ کا ہے، وہ اس کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

سوال: کیا دو روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار شریعت نے مقرر نہیں کی، فریقین باہم رضامندی سے جو طے کر لیں، اسے حق مہر بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: آیت: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ کا کیا مفہوم ہے؟

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾

''جن عورتوں سے تم فائدہ اٹھاؤ، انہیں ان کے حق مہر ضرور ادا کرو۔''

❁ امام طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کی درست تفسیر یہ ہے: جن عورتوں سے تم نے نکاح کیا اور خلوت بھی اختیار کر لی، انہیں مہر ادا کرو۔ اس تفسیر کے صحیح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دلائل

سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی جس متعۃ النسا کو حرام قرار دیا ہے، وہ نکاح صحیح سے الگ چیز ہے۔''

(تفسير الطّبري : ٧٣٨/٣، طبع دار الحديث، القاهرة)

❁ ابن خُوَیزمنداد بصری رحمہ اللہ (۳۹۰ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ سے متعہ کا جواز کشید کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایک تو رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا ہے اور اسے حرام قرار دے دیا ہے، دوسرا یہ کہ اللہ نے (اس سے اگلی آیت میں) ارشاد فرمایا: ﴿فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ (تم ان عورتوں سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرو) اور یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ عورت کے گھر والوں کی اجازت، یعنی ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں جو نکاح ہوتا ہے، وہ نکاحِ شرعی ہی ہوتا ہے، نکاحِ متعہ کی صورت یہ نہیں ہوتی۔''

(تفسير القرطبي : 5/129-130)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ میں متعہ کے حلال ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾، ﴿وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ ''اور ان (مذکورہ

محرمات) کے علاوہ جو عورتیں ہیں، وہ تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں، (شرط یہ ہے) کہ تم اپنے مال (مہر) کے بدلے انہیں حاصل کر کے ان سے نکاح کرو اور تمہاری نیت بدکاری کی نہ ہو، پھر جن سے مہر کے عوض تم فائدہ اٹھاؤ، انھیں ان کے مقرر کیے ہوئے مہر دے دو، اگر تم مہر مقرر کر لینے کے بعد اس (میں کمی بیشی) پر راضی ہو جاؤ، تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اور جو شخص آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو......'' یہاں جن عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی بات ہے، ان سے مراد وہ عورتیں ہیں، جن سے دخول ہو چکا ہے۔ نکاح کے بعد عورت سے دخول کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حق مہر ادا کرے۔ جس عورت کو دخول سے قبل ہی طلاق ہو جائے اور خاوند اس سے دخول کی صورت میں فائدہ نہ اٹھا پایا ہو، وہ پورے حق مہر کی مستحق نہیں ہوتی، بلکہ اسے نصف مہر دیا جائے گا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهٗ وَقَدْ أَفْضٰى بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيظًا﴾ ''اور تم مہر میں سے کیسے واپس لو گے، حالانکہ تم ایک دوسرے سے ملاپ کر چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد لیا ہے؟'' اس آیت میں بھی نکاح کے بعد ملاپ کو حق مہر کی ادائیگی کے لزوم کا سبب بتایا گیا ہے۔ وضاحت یوں ہے کہ اس آیت میں ابدی نکاح کو چھوڑ کر مال کے بدلے وقتی نکاح کی تخصیص کی کوئی صورت نہیں، بلکہ ابدی نکاح ہی مکمل حق مہر ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ ضروری ہے کہ یہ آیت ابدی نکاح پر دلالت کرے۔ یہ دلالت خواہ تخصیص کے انداز سے ہو،

خواہ عموم کے انداز سے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد لونڈیوں کے نکاح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بات مطلق طور پر آزاد عورتوں کے نکاح کے متعلق تھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ سلف کے ایک گروہ کی قرأت یوں تھی :﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ ''تم ان عورتوں میں سے جس سے ایک مقرر وقت تک فائدہ اٹھاؤ۔۔۔'' تو جواب یہ ہے کہ یہ قرأت متواتر نہیں، بلکہ اس کا زیادہ سے زیادہ رتبہ اخبارِ آحاد کی طرح ہے۔ ہم اس بات کے انکاری نہیں کہ متعہ شروع اسلام میں حلال تھا، لیکن یہاں بات یہ ہے کہ اس پر قرآنِ کریم دلالت کرتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ الفاظ اگرچہ نازل ہوئے تھے، لیکن یہ مشہور قرأت میں ثابت نہیں ہوئے، لہٰذا یہ منسوخ ہیں۔ان کا نزول اس وقت ہوا ہوگا، جب متعہ ابھی جائز تھا۔ جب متعہ کو حرام قرار دیا گیا، تو یہ الفاظ منسوخ ہو گئے اور وقتی نکاح میں حق مہر کی ادائیگی کا حکم مطلق (ابدی) نکاح میں مہر کی ادائیگی پر تنبیہ کرنے کے لیے رہ گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں قرأتیں حق ہیں۔ جب وقتی نکاح، یعنی متعہ حلال تھا، تو حق مہر دینا واجب تھا۔ یہ آغاز اسلام میں جائز تھا، لہٰذا اس آیت میں کوئی ایسی بات نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ وقتی نکاح، یعنی متعہ اب بھی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے لیے عورتوں سے مقررہ وقت تک متعہ کرنا حلال کر دیا گیا ہے، بلکہ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے، ان کو حق مہر ادا کرو۔ عورت سے فائدہ اٹھانا حلال ہونے کی صورت میں ہو یا شبہے

کی صورت میں، یہ آیت دونوں طرح کے فائدے کو شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنت رسول اور اجماعِ امت دونوں دلائل سے نکاحِ فاسد میں حق مہر واجب ہے۔ فائدہ حاصل کرنے والا جب اس کام کو حلال سمجھتا ہو، تو اس پر حق مہر واجب ہے۔ رہا حرام متعہ، تو اس آیت میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر وہ کسی عورت سے اس کی رضامندی سے بغیر نکاح کے فائدہ حاصل کرے گا، تو یہ زنا ہوگا۔ اس میں کوئی حق مہر نہیں۔ اگر عورت کو مجبور کیا گیا ہو، تو اس میں اختلاف مشہور ہے۔ یہ جو بات ذکر کی جاتی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ سے منع کیا تھا، تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے پہلے عورتوں سے متعہ حلال قرار دیا تھا، لیکن بعد میں اسے حرام کر دیا تھا۔ اس بات کو صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں ثقہ راویوں نے امام زہری سے اور انہوں نے اس روایت کو محمد بن حنفیہ کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حسن سے بیان کیا ہے۔ وہ دونوں اسے اپنے والد محمد بن حنفیہ سے بیان کرتے ہیں، وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب متعہ کو حلال کہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ (اس مسئلہ میں) راہِ حق سے پھسل گئے ہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال متعہ اور گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دے دیا تھا۔ امام زہری سے اس روایت کو امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ وغیرہما نے بیان کیا ہے جو کہ ان کے زمانے کے سب سے بڑے علمائے سنت و حفاظِ حدیث اور ائمہ اسلام تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کے علم، عدالت اور حفظ پر مسلمانوں کا اتفاق رہا ہے۔ محدثین کرام کا اس حدیث

کے صحیح ہونے اور تلقی بالقبول حاصل کرنے پر اتفاق ہے۔ اہل علم میں سے کسی نے اس میں کوئی طعن نہیں کی۔ اسی طرح صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو فتح مکہ والے سال قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا تھا......... یوں اہل سنت والجماعت نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کی اس چیز میں پیروی کی ہے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کی ہے، جبکہ شیعہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس بات میں مخالفت کی ہے، جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف کی بات مانی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیوی اور لونڈی کو حلال قرار دیا ہے، جبکہ جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی۔ اگر وہ بیوی ہوتی، تو وراثت کی حقدار بنتی، اس پر مرد کی وفات کی وجہ سے عدت لازم ہوتی، نیز تین طلاقیں اس پر واقع ہوتیں، کیونکہ قرآنِ کریم میں بیوی کے یہی احکام ہیں۔ جب متعہ والی عورت میں نکاح کے لوازم موجود نہیں، تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح نہیں ہوا، کیونکہ لازم کے ختم ہونے سے ملزوم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیویوں اور لونڈیوں کو حلال قرار دے کر باقی عورتوں کو حرام کہہ دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾، ﴿إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾ ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ ''اہل ایمان اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بیویوں اور لونڈیوں سے ایسے تعلقات رکھنے پر ملامت نہیں، لیکن جو لوگ تکمیل خواہش کے لیے کوئی

دوسرا رستہ اختیار کریں، وہ باغی ہیں۔'' متعہ کے حرام ہونے کے بعد جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی، لہٰذا متعہ قرآنِ کریم کی نص سے حرام قرار پا رہا ہے۔ متعہ والی عورت کا لونڈی نہ ہونا، تو واضح ہے، لوازم نکاح نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیوی بھی نہیں ہے، کیونکہ وراثت کا باعث بننا، عورت پر عدت کا ثابت ہونا، تین طلاقوں کا واقع ہونا اور دخول سے قبل طلاق کی صورت میں نصف حق مہر کا حق دار ہونا وغیرہ لوازم نکاح میں سے ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی بیوی وارث نہیں بھی بنتی، جیسا کہ ذمی عورت اور لونڈی ہے۔ ان سے کہا جائے کہ ان کے نزدیک ذمی عورت سے نکاح جائز ہی نہیں اور لونڈی سے بھی بوقت ضرورت نکاح کیا جا سکتا ہے، لیکن ان کے نزدیک متعہ مطلقاً جائز ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ ذمی عورت اور لونڈی سے نکاح وراثت کا حق دار بننے کا سبب ہے، لیکن یہاں ایک رکاوٹ موجود ہے، یعنی غلامی اور کفر، جیسا کہ نسب بھی وراثت کا حق دار بناتا ہے، لیکن جب بیٹا غلام یا کافر ہو، تو رکاوٹ آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب باپ کی زندگی میں بیٹا آزاد ہو جائے یا مسلمان ہو جائے، تو وہ باپ کا وارث بنے گا۔ اسی طرح جب ذمی بیوی اپنے خاوند کی زندگی میں مسلمان ہو جائے، تو اس کے وارث بننے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ یہ ساری صورت حال متعہ والی عورت سے مختلف ہے، کیونکہ اس کا نکاح (متعہ) وراثت کا سبب نہیں بنتا۔ یہ کسی بھی صورت میں وارث نہیں بن سکتی۔ یہ نکاح اس ولد زنا کی طرح ہے، جو اپنے خاوند کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔ ایسا بچہ زانی کو کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ وہ بچہ زانی کا ایسا بیٹا نہیں ہو

گا، جواس کا وارث بن سکے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی کبھی نسب کے احکام بدل جاتے ہیں، یہی معاملہ نکاح کا ہے ۔۔۔تو کہا جائے گا کہ اس میں اختلاف ہے اور جمہور اسے تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس میں شیعہ کے لیے کوئی دلیل نہیں، کیونکہ متعہ والی عورت سے بیوی ہونے کے تمام لوازمات ختم ہیں۔ اس میں حلال نکاح کی کوئی خصوصیت موجود نہیں ہوتی......۔''

(منهاج السّنة : 155/2)

سوال: کیا صرف مالیت والی چیز کو مہر مقرر کیا جا سکتا ہے یا کسی فعل کو بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر فریقین کسی کام کو حق مہر مقرر کرنے پر رضامند ہوں، تو اسے بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔''

(صحيح البخاري : 5086، صحيح مسلم : 1365)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ابوطلحہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت

ہوں۔ میرے لیے آپ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں، تو یہی میرا حق مہر ہوگا، اس سے زائد میں کچھ نہیں مانگوں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، یوں یہی (ان کا مسلمان ہونا) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر بن گیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کا اتنا قیمتی مہر نہیں سنا، جتنا قیمتی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تھا، یعنی ان کو حق مہر میں اسلام ملا تھا۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے، تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بچہ پیدا ہوا۔''

(سنن النّسائي : 3341، وسندہٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۷۱۸۷) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ : ۴۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 115/9)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنی لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کر دی۔''

(صحیح البخاري : 5149، صحیح مسلم : 1425)

ثابت ہوا کہ کسی کام اور عمل کو بھی حق مہر بنایا جا سکتا ہے۔

(سوال): نابالغ لڑکے کا نکاح ہوا، مہر کس پر واجب ہوگا؟

(جواب): نابالغی میں نکاح ہو سکتا ہے، مگر اس کے قائم رکھنے یا رد کرنے کا اختیار بلوغت کے بعد ہوگا، لہٰذا نابالغ پر بلوغت سے پہلے مہر واجب نہ ہوگا۔ البتہ بلوغت کے بعد اگر وہ نکاح کو قائم رکھے، تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔

(سوال): اگر باپ ضامن ہو، تو کیا اس سے مہر کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہوتا ہے؟

(جواب): بالغ ہونے کے بعد اگر شوہر نکاح قائم رکھے، تو اس پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔

(سوال): نکاح کے وقت لڑکی کی عمر اور حالت نکاح خواں پر ظاہر نہیں کی گئی، کیا نکاح منعقد ہوگا اور کیا مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(جواب): اگر نکاح خواں پر حالت واضح نہیں، تو بھی نکاح منعقد ہو جائے گا اور مہر لازم ہوگا۔ البتہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر ایک دوسرے کی حالت کا واضح ہونا ضروری ہے۔

(سوال): اگر عورت پہلی رات اپنا مہر معاف کر دے، تو کیا معاف ہو جائے گا؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): ایک شخص نے نکاح میں مکان کو حق مہر مقرر کیا اور نکاح کے بعد رجسٹری کرانے کا وعدہ کیا، مگر نکاح کے بعد تین سال گزر چکے ہیں، رجسٹری نہیں کرائی، کیا نکاح قائم رہا یا نہیں؟

(جواب): نکاح صحیح ہے، البتہ جب تک رجسٹری نہ ہوگی، مہر کی ادائیگی نہ ہوگی۔

سوال: جس کا شوہر کئی برس سے پاگل ہے، آفاقہ کی کوئی اُمید نہیں، کیا عورت بغیر طلاق کے آگے شادی کرسکتی ہے اور حق مہر کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک شوہر حالت صحت میں طلاق نہ دے دے یا عورت خلع سے نکاح فسخ نہ کردے، دوسری جگہ شادی نہیں کرسکتی۔ اگر شوہر حالت صحت میں طلاق دے دے، تو عورت مکمل مہر کی حق دار ہوگی، البتہ فسخ کی صورت میں عورت حق مہر کی مستحق نہ ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی زوجہ کا حق مہر ادا نہیں کیا اور نہ اس سے معاف کرایا، اب زوجہ وفات پا چکی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: حق مہر کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہے اور اب یہ رقم زوجہ کے ورثا میں تقسیم ہو گی۔ البتہ اگر ورثا اپنا اپنا حصہ معاف کردیں، تو شوہر سے مہر کی ادائیگی ساقط ہوجائے گی۔

سوال: کیا مہر معاف کرنے کے لیے گواہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں، البتہ بہتر ہے، تا کہ کل کلاں جھگڑا نہ ہو۔

سوال: عورت کی بیماری پر جو اخراجات شوہر اٹھائے، کیا وہ حق مہر میں شمار ہوں گے؟

جواب: عورت کی ضروریات کو پورا کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے، اس کا حق مہر سے کچھ تعلق نہیں، لہذا بیماری کے اخراجات حق مہر میں محسوب نہ ہوں گے۔

سوال: اگر بیوی شوہر کی نافرمان ہو، تو کیا وہ حق مہر کی مستحق ہوگی؟

جواب: ہر صورت میں حق مہر کی مستحق ہوگی۔

سوال: مرتدہ سے نکاح کرلیا، تو کیا وہ حق مہر کی مستحق ہوگی؟

جواب: مرتدہ سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، البتہ ایسی عورت سے اگر خلوت اختیار کی ہے، تو عورت حق مہر کی مستحق ہوگی، کیونکہ شوہر اس کی شرمگاہ کو استعمال کر

چکا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

باطل نکاح سے عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا جائے، تو مہر لازم ہوتا ہے۔

سوال: نکاح کے وقت مہر مؤجل طے پایا تھا، اب لڑکی کا ولی مہر معجّل کا دعویٰ کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب مہر مؤجل طے پایا تھا، تو لڑکی کا ولی معجّل ادائیگی کا مطالبہ نہیں کر سکتا، البتہ اگر شوہر ولی کے مطالبہ پر مہر معجّل ادا کر دے، تو مہر ادا ہو جائے گا اور اگر معجّل ادا نہ کرے، تو بھی نکاح میں خلل واقع نہ ہوگا۔

سوال: اگر فوت ہونے والے شوہر کی جائیداد مہر کی مقدار سے کم ہو، تو کیا باقی رقم کا مطالبہ ورثا سے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حق مہر کی رقم شوہر کے ترکہ سے لی جا سکتی ہے، اگر وہ رقم ترکہ سے پوری نہ ہو، تو باقی رقم کا مطالبہ میت کے ورثا سے کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا عورت کی زندگی میں دوسرا کوئی حق مہر میں حصہ دار ہے؟

(جواب): مہر صرف عورت کا حق ہے، جب تک عورت زندہ ہے، کوئی دوسرا مہر میں حصہ دار نہیں، البتہ عورت کی وفات کے بعد مہر کی رقم ترکہ میں شامل ہوگی اور وارثوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

(سوال): اگر بیوی شوہر کا قیمتی سامان لے کر بھاگ جائے، تو کیا وہ مہر کی رقم سے وضع کیا جائے گا یا نہیں؟

(جواب): اگر ثابت ہو جائے کہ عورت نے شوہر کا بیش قیمت سامان چرایا ہے، تو اسے حق مہر کی رقم میں محسوب کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دے، تو مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

(جواب): اگر مدخولہ ہے، تو پورے مہر کی مستحق ہوگی، زنا سے مہر ساقط نہیں ہوتا۔

(سوال): مہر مؤجل طے ہوا تھا، مگر شوہر نے معجّل ادا کر دیا، تو ادائیگی ہو جائے گی؟

(جواب): اگر بیوی مہر مؤجل کو معجّل وصول کرنے پر راضی ہے، تو اس سے ادائیگی ہو جائے گی اور اس کے بعد شوہر مہر مؤجل ادا کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

(سوال): کیا حق مہر معاف کرنے کے لیے عورت کو والدین کی اجازت ضروری ہے یا بغیر اجازت کے مہر معاف کر سکتی ہے؟

(جواب): بالغ عورت حق مہر کی مالکہ ہے، وہ اس میں تصرف کا پورا اختیار رکھتی ہے، لہٰذا حق مہر معاف کرنے کے لیے اسے والدین سے اجازت کی ضرورت نہیں۔

(سوال): طلاق کے بعد جب دوبارہ اسی مرد سے نکاح ہوا، تو کیا پہلا مہر لے سکتی ہے؟

(جواب): عورت پہلے نکاح کے مہر کی بھی مستحق ہے۔